(۲)

مسجد میں نماز کے لئے عورتوں کا داخلہ

قرآن، احادیث، اقوال بزرگان دین خصوصاً
امام شافعی علیہ الرحمہ اور علماے شافعیہ کے حوالے سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرعِ متین مسئلۂ ذیل میں کہ ایک مسجد جو زمانۂ قدیم سے شافعی المسلک اور سُنی العقیدہ ہے اور اس میں ابھی تک عورتوں کی نماز با جماعت کبھی نہیں ہوئی ہے۔ اب کچھ ٹرسٹی اس مسجد میں عورتوں کی نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین و نمازِ تراویح شروع کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ سے سوال یہ ہے کہ عورتوں کا مسجد میں آنا اس پُرفتن دور میں اور نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین و نمازِ تراویح میں شریک ہونا کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز۔ براہِ کرم اس کا مکمل ومُدلَّل جواب حدیث پاک کی روشنی میں اور سیرتِ صحابۂ کرام اور اقوالِ ائمۂ مجتہدین کی روشنی میں عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

السائل: (۱) مولوی سرور محسن ناخدا (۲) ماجد سکندر کھربے، بھیونڈی، تھانہ، مہاراشٹرا۔

الجـــــــواب بعون اللّٰہ الوھّاب: حامداً ومصلیاً ومسلماً

عورتوں کا جمعہ، عیدین، تراویح یا فرض نمازوں کے لیے گھر سے نکل کر کسی مسجد میں یا کہیں اور جمع ہونا حرام ہے۔ اس لیے کہ یہ زمانہ فتنے اور فساد کا زمانہ ہے، نگاہوں سے حیا نکل چکی ہے، فسق وفجور عام ہے اور تقویٰ اور طہارت بالعموم نہیں پایا جاتا، اسی لیے صدیوں سے مذاہبِ اربعہ کے علما یہی فتویٰ دیتے آرہے ہیں کہ عورتوں کا گھر سے نکل کر جمعہ یا جماعت

کے لیے مسجد یا کسی اور جگہ جمع ہونا حرام ہے۔ اور فتنہ یہی نہیں ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو چھیڑے یا بُری نظر سے دیکھے بلکہ اگر عورت کو چھونے یا اُس کے ساتھ تنہائی میں جمع ہونے کی دل میں خواہش پیدا ہوتی ہو تو یہ بھی فتنہ ہے۔ چنانچہ مسلکِ شافعی کی مشہور و مستند کتاب "نہایۃ المحتاج" کے محشّی علامہ ابو الضیا نور الدین بن علی شَبرامَلّسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۷ھ) نے اپنے حاشیے میں تحریر فرمایا:

"أن ضابط خوف الفتنة أن يخاف أن تدعوه نفسه إلى مس لها أو خلوة بها" (ترجمہ) "فتنے کے خوف کا ضابطہ یہ ہے کہ مرد کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اُس کا نفس اُسے عورت کو چھونے یا اُس کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کی طرف بلائے۔"

(جلد:۶، صفحہ:۱۸۷، ناشر: دار الفکر، بیروت)

معلوم ہوا کہ فتنے کا تحقق یہ ہے کہ واقعی میں مرد کا نفس عورت کو چھونے کی یا تنہائی میں جمع ہونے کی خواہش کرے اگرچہ وہ اپنی اس خواہش پر عمل نہ کرے۔ اور ایسے مردوں اور عورتوں کی تعداد بہت کم ہے جن میں اس قدر تقویٰ اور احتیاط پایا جاتا ہو کہ دل میں بُری خواہشات بھی پیدا نہ ہوتی ہوں، مگر یہ تعداد اتنی کم ہے کہ فقہا نے اسے نہ ہونے کی منزل میں رکھا ہے۔ اس لیے کہ شریعت کا حکم عمومی اور اکثریت کے پیشِ نظر ہوتا ہے۔ اور جو ابتدائے اسلام میں عورتوں کو مسجد اور عید گاہ میں آنے کی اجازت تھی وہ مسلمانوں کی تعداد کی قلت کے پیشِ نظر صرف اس لیے تھی تاکہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ نظر آئے اور کفار مرعوب ہوں، یہی وجہ ہے کہ حیض و نفاس والی عورتیں بھی عید گاہ حاضر ہوا کرتیں مگر نماز نہیں پڑھتیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:

يَخْرُجُ العَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الخُدُورِ، أَوِ العَوَاتِقُ ذَوَاتُ الخُدُورِ،

وَالحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدنَ الخيرَ، وَدَعوَةَ المُؤمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الحُيَّضُ المُصَلَّى

(ترجمہ) "کنواری، پردہ نشین اور حیض والی عورتیں عیدگاہ کے لیے نکلیں اور ذکر میں اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شرکت کریں اور حیض والی عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے الگ رہیں۔"

(کتاب الحیض، باب شہود الحائض العیدین، حدیث نمبر ۳۲۴)

اس حدیث کی شرح میں علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ (متوفی ۷۹۵ھ) نے اپنی شرح بخاری میں فرمایا:

أن أمر الحيض باعتزال المصلى إنما هوَ حال الصلاة، ليتسع على النساء الطاهرات مكان صلاتهن، ثُمَّ يختلطن بهن في سماع الخطبة." (ترجمہ) "حیض والی عورتوں کو نماز کی جگہ سے الگ رہنے کا حکم صرف نماز پڑھنے کی حالت ہی میں تھا تاکہ پاک عورتوں کے لیے اُن کی نماز کی جگہ کشادہ ہو، پھر خطبہ سُننے کے وقت حیض والی عورتیں پاک عورتوں سے مل جاتیں۔"

(فتح الباری لابن رجب، جلد: ۲، صفحہ: ۱۴۲، الناشر: مكتبة الغرباء الاثرية-المدينة النبوية.)

معلوم ہوا کہ عورتوں کو اجازت دینے سے مقصود مسلمانوں کی تعداد کی کثرت دکھانا تھا نہ کہ مردوں کی جماعت میں نماز پڑھوانا، ورنہ حیض والیوں کو حاضر نہیں کیا جاتا۔ مگر جب اسلام کا غلبہ ہوا اور مسلمانوں کی کثرت دکھانے کی ضرورت باقی نہ رہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَاتَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُن"

(ترجمہ) "اپنی عورتوں کو مساجد سے نہ روکو اور (نماز پڑھنے کے لیے) اُن

کے گھر اُن کے حق میں زیادہ بہتر ہیں۔"

(سُنن ابی داوَد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث نمبر: ۵۶۷)

نیز فرمایا:

صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

یعنی "عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا اُس کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اُس کا اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا اُس کے گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

(سُنن ابی داوَد، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی خروج النساء الی المسجد، حدیث نمبر: ۵۷۰)

اسی طرح مشہور محدث امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صحیح میں روایت فرمائی کہ ابوحمید ساعدی کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا:

إِنِّي أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ "

یعنی " میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں۔"

اس پر ارشاد فرمایا:

"قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي«، فَأَمَرَتْ، فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ، فَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔"

(ترجمہ) "بے شک میں نے جان لیا ہے کہ تو میرے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے، حالاں کہ تیرے گھر میں تیری نماز تیرے باڑے میں تیری نماز سے افضل ہے اور تیرے باڑے میں تیری نماز تیرے احاطے (کمپاؤنڈ) میں تیری نماز سے افضل ہے اور تیرے احاطے میں تیری نماز تیری قوم کی مسجد میں تیری نماز سے افضل ہے اور تیری قوم کی مسجد میں تیری نماز میری مسجد میں تیری نماز سے افضل ہے۔ لہٰذا اُس عورت نے حکم دیا تو اُس کے لیے اُس کے گھر کے انتہائی آخری اور انتہائی اندھیرے کونے میں نماز پڑھنے کی ایک جگہ بنائی گئی، پھر وہ اسی جگہ میں نماز پڑھتی رہی یہاں تک کہ اللہ عزّ وجلّ سے ملاقات کی یعنی انتقال فرمایا۔"

(صحیح ابن خزیمۃ، حدیث نمبر: ۱۶۸۹، جلد: ۳، صفحہ: ۹۵، ناشر: المکتب الاسلامی، بیروت)

معلوم ہوا کہ زمانۂ نبوی میں بھی عورتوں کے لیے زیادہ فضیلت وثواب اسی میں تھا کہ وہ مسجد میں نہ آتے ہوئے اپنے گھروں ہی میں نماز ادا کیا کرتیں اور اُن کا مسجد میں آنا فضیلت وثواب کی کمی کا باعث تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن صحابیہ کو اُن کے گھر کے انتہائی اندھیرے کمرے میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی۔ غیر مقلدوں کی طرح مسجد میں نماز پڑھنے کی خواہش کی حوصلہ افزائی نہیں فرمائی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو عورتوں کو نصیحت فرمارہے ہیں کہ نماز کے لیے تمہارے گھر تمہاری مسجد سے بہتر ہیں، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت پر کوئی بھی عورت صحابیات سے زیادہ عمل کرنے والی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا اس نصیحت سے بے خبر اگر کوئی صحابیہ نماز کے لیے مسجد جاتی ہو تو اُس کے عمل کو دلیل بنا کر مسجد میں عورتوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دینا ہرگز درست نہیں۔ اور اسی لیے ازواجِ مطہرات اور اہلِ بیت کی عورتوں میں سے کسی سے بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ جمعہ یا جماعت میں شرکت کے لیے مسجد میں حاضر ہوئی ہو۔ چنانچہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ (متوفی ۲۰۴ھ) نے اپنی کتاب [illegible] تحقیق کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے فرمایا:

"وَلَمْ نَعْلَمْ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ امْرَأَةً خَرَجَتْ إِلَى جُمُعَةٍ وَلَا جَمَاعَةٍ فِي مَسْجِدٍ، وَأَزْوَاجُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَى بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ، ..... وَقَدْ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَبَنَاتِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَمَوْلَيَاتِهِ وَخَدَمِهِ وَخَدَمِ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَمَا عَلِمْتُ مِنْهُنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ إِلَى شُهُودِ جُمُعَةٍ، وَالْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى الرِّجَالِ بِأَكْثَرَ مِنْ وُجُوبِ الْجَمَاعَةِ فِي الصَّلَوَاتِ غَيْرِهَا، وَلَا إِلَى جَمَاعَةٍ غَيْرِهَا فِي لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، وَلَا إِلَى مَسْجِدِ قُبَاءَ، فَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، وَلَا إِلَى غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، وَمَا أَشُكُّ أَنَّهُنَّ كُنَّ عَلَى الْخَيْرِ بِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَصَ، وَبِهِ أَعْلَمَ مِنْ غَيْرِهِنَّ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ أَنْ يَأْمُرَهُنَّ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِنَّ، ...، وَمَا لَهُنَّ فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِنَّ، كَمَا أَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَاتِ وَالسُّنَنِ، وَأَمَرَ أَزْوَاجَهُ بِالْحِجَابِ، وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنْ سَلَفِ الْمُسْلِمِينَ أَمَرَ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ بِإِتْيَانِ جُمُعَةٍ، وَلَا جَمَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ، وَلَوْ كَانَ لَهُنَّ فِي ذَلِكَ فَضْلٌ أَمَرُوهُنَّ بِهِ، وَأَذِنُوا لَهُنَّ إِلَيْهِ، بَلْ قَدْ رُوِيَ وَاللهُ أَعْلَمُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي حُجْرَتِهَا خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ، أَوِ الْمَسَاجِدِ۔"

(ترجمہ) "ہم امہات المومنین میں سے کسی عورت کو نہیں جانتے کہ وہ جمعہ یا جماعت میں شرکت کے لیے کسی مسجد میں گئی ہو، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے آپ کی بیویوں کا جو رشتہ ہے اُس بنا پر ازواجِ مطہرات دوسری عورتوں سے زیادہ فرائض کی ادائیگی کی حق دار ہیں۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے اہل بیت کی عورتیں، آپ کی بیٹیاں، آپ کی باندیاں، آپ کی اور آپ کے اہل بیت کی خادمائیں تھیں، مگر اُن میں سے کسی ایک بھی عورت کے بارے میں ہم نے نہیں جانا کہ وہ جمعہ میں شرکت کے لیے گئی ہو، حالاں کہ جمعہ مردوں پر دیگر فرض نمازوں کی جماعت کے وجوب سے بڑھ کے واجب ہے۔ (یعنی جب اُن میں سے کسی عورت کی جمعہ میں شرکت ثابت نہیں تو دوسری نمازوں کا کیا پوچھنا، پھر فرمایا کہ) اور نہ ہی اُن میں سے کسی ایک بھی عورت کے بارے میں ہم نے جانا کہ وہ دن اور رات کی کسی فرض نماز کی جماعت میں شرکت کے لیے گئی ہو اور نہ ہی مسجدِ قبا کی طرف گئی ہو۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدل اور سوار ہو کر مسجدِ قُبا تشریف لایا کرتے تھے۔ اور نہ ہی مذکورہ عورتوں میں سے کسی کا کسی بھی مسجد کی طرف جانا ہمیں معلوم ہوا۔ اور میں اس بارے میں شک نہیں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رشتے کی بنا پر یہ عورتیں دوسری عورتوں سے فضیلت و ثواب کے حاصل کرنے پر زیادہ حریص ہیں اور فضیلت و ثواب کے کاموں کی زیادہ جاننے والی ہیں۔ (مگر اس کے باوجود بھی یہ عورتیں مسجد میں نہیں جاتی تھیں) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اُنہیں اُس کام کا حکم دینے سے ہرگز باز نہیں رہنے والے جو اُن پر واجب ... اُن کے حق میں بہتر ہے اگرچہ واجب نہیں، جس طرح آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن عورتوں کو صدقات کرنے اور سُنتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا اور اپنی بیویوں کو پردے کا حکم دیا۔ اور مسلمانوں کے اسلاف میں سے کسی ایسے کو میں نے نہیں جانا کہ جس نے اپنی کسی بیوی کو جمعہ یا دن و رات کی کسی فرض نماز کی جماعت میں شرکت کا حکم دیا ہو۔ تو اگر جماعت میں شرکت کرنے میں عورتوں کے لیے کوئی فضیلت ہوتی تو یہ حضرات ضرور اپنی عورتوں کو اس کا حکم دیتے اور اس کی اجازت دیتے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ نے فرمایا: عورت کا اُس کے گھر میں نماز پڑھنا اُس کے صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اُس کے صحن میں اُس کا نماز پڑھنا اُس کے لیے مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔"

(اختلاف الحدیث (مطبوع ملحقا بالام للشافعي) جلد: ۸، صفحہ: ۶۲۴، ناشر: مکتبۃ المعرفۃ، بیروت)

لہٰذا اس زمانے میں جو لوگ عورتوں کو مسجد میں بھیجنے کی ترغیب دیتے ہیں اور اس میں اس قدر شدت سے کام لیتے ہیں گویا کہ عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنا زیادہ فضیلت وثواب کا کام ہے وہ ایک بھی ایسی حدیث نہیں دکھا سکتے جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ عورتوں کو مسجد میں جانے کی ترغیب دی گئی ہو یا مسجد میں نماز پڑھنے میں کوئی فضیلت ہو۔ ان لوگوں کو اپنے اہل حدیث اور سلفی ہونے کا دعوی ہے تو انہیں چاہیے کہ عورتوں کو گھر ہی میں نماز پڑھنے کو کہا کریں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ عورتوں کی فضیلت وثواب کو ضائع کرنے کے لیے یہ لوگ مسجد میں عورتوں کو جمع کرنا چاہتے ہیں؟؟؟

اب رہا یہ سوال کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے مسجد میں آنے پر پابندی کیوں نہیں عائد کی؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پابندی عائد کرنے کا سبب آپ کے زمانے میں موجود نہیں تھا۔ پابندی عائد کرنے کا سبب ہے فتنے اور فساد کا عام ہونا۔ چونکہ وہ

زمانہ اعلیٰ درجے کے تقوی وطہارت کا زمانہ تھا،لوگوں میں حزم واحتیاط اتنی تھی کہ فتنہ وفساد مفقود تھا۔ مگر بعد میں جب اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوااور لوگوں میں وہ احتیاط اور اُس معیار کا تقوی نہیں رہا جو زمانہ نبویہ میں تھا بلکہ فتنہ وفساد کا اندیشہ پیدا ہوگیا تو مسلمانوں نے عورتوں کے مسجد میں آنے پر پابندی عائد کر دی۔ چنانچہ خود صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ:

"لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ" (ترجمہ)"اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی وہ دیکھ لیتے جو کچھ (زیب وزینت کرنا) عورتوں نے شروع کیا ہے تو وہ بھی ضرور اُنہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔"

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث نمبر:۸۶۹)

صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث نمبر:۴۴۵)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى۔"

(ترجمہ)" اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔"

(پارہ:۲۲،سورۂ احزاب،آیت نمبر:۳۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اپنے گھروں میں ٹھہری رہنے کا حکم دیا ہے اور علاوہ حاجت کے گھر سے نکلنے سے منع کیا ہے مگر بُرا ہو شیطان کا جو آج جماعت میں شرکت کے نام پر عورتوں کو گھروں سے نکالنا چاہتا ہے تا کہ مساجد بھی فتنہ وفساد کا اڈا بن جائیں۔ بہت سے صحابہ اور صحابیات نے اس آیت کی روشنی میں یہ کہا کہ عورتوں کا مسجد میں نماز کے لیے بھی

جانا جائز نہیں اور جو پہلے عورتوں کو مسجد جانے کی جو اجازت کی وہ اس آیت سے منسوخ ہوگئی یہی وجہ ہے کہ اس آیت کے اترنے کے بعد پہلے کی طرح تعداد میں عورتوں کا مسجد جانا ثابت نہیں۔اس آیت کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر" الدر المنثور فی التفسیر بالماثور" میں نقل فرماتے ہیں:

"أخرج عبد بن حميد وَابْن الْمُنْذر عَن مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ: نبئت أَنه قيل لسودة زوج النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم رَضِي الله عَنْهَا: مَالک لَا تَحُجِّين وَلَا تعتمرين كَمَا يفعل أخواتک فَقَالَت: قد حججْت واعتمرت وَأَمرَنِي الله أَن أقرّ فِي بَيْتِي فو الله لَا أخرج من بَيْتِي حَتَّى أَمُوت قَالَ: فوَاللهِ مَا خرجت من بَاب حُجْرَتهَا حَتَّى أخرجت بجنازتها..... وَأخرج ابْن أبي حَاتِم عَن أم نائلة رَضِي الله عَنْهَا قَالَت: جَاءَ أَبُو بَرزَة فَلم يجد أم وَلَده فِي الْبَيْت وَقَالُوا ذهبت إِلَى الْمَسْجِد فَلَمَّا جَاءَت صَاح بهَا فَقَالَ: ان الله نهى النِّسَاء أَن يخْرجن وأمرهن يقرن فِي بُيُوتهنَّ وَلَا يتبعن جَنَازَة وَلَا يَأْتِين مَسْجِدا وَلَا يشهدن جُمُعَة۔"

(ترجمہ)" امام عبد بن حمید اور امام ابن المنذر نے روایت بیان کی کہ امام محمد ابن سیرین نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ تمہیں کیا ہوا کہ تم حج کرنے نہیں جاتی اور نہ ہی عمرہ کے لیے جاتی ہو جس طرح تمہاری بہنیں جایا کرتی ہیں؟ تو فرمایا کہ میں حج اور عمرہ کر چکی ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے گھر میں ٹھہری رہوں، لہذا میں اپنی موت تک اپنے گھر سے باہر نہیں نکلوں گی۔راوی نے کہا کہ قسم اللہ کی وہ اپنے کمرے کے دروازے سے نہیں نکلیں

یہاں تک کہ اُنہیں اُن کے جنازے کے ساتھ نکالا گیا..... اور امام ابن ابی حاتم نے ام نائلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا اُنھوں نے فرمایا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو گھر میں اپنی اُمّ ولد (یعنی وہ باندی جس سے اولاد ہو) کو گھر میں نہیں پایا، لوگوں نے بتایا کہ وہ مسجد میں گئی ہے، پھر جب وہ لوٹی تو آپ نے اُسے زور سے ڈانٹا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو باہر نکلنے سے منع فرمایا، اور حکم دیا کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہری رہیں، نہ جنازے کے ساتھ جائیں، نہ مسجد میں جائیں اور نہ ہی جمعہ کی نماز میں شرکت کریں۔"

(الدُّرُ المنثور فی التفسیر بالماثور، جلد:٦، صفحہ:٦٠٠، ناشر: دار الفکر، بیروت)

غور فرمائیے! حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سورۃ احزاب کی مذکورہ بالا آیت سے یہی مسئلہ اخذ کیا کہ اب عورتوں کا مسجد میں نماز کے لیے بھی جانا ممنوع ہے۔ حضرتِ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَإِنَّهَا أَقْرَبُ مَاتَكُونُ إِلَى اللهِ وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا"

(ترجمہ) "عورت چُھپانے کی چیز ہے، اور بے شک جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اُسے تا نکتا ہے۔ اور بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے قریب اس حال میں ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو۔"

حدیث کے مشہور امام حافظ نور الدین ہیثمی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفیٰ ٨٠٧ھ) نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا:

"رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُونَ."

یعنی" اس حدیث کو امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے معجم کبیر میں روایت کیا اور اس کے راوی قابل اعتماد ہیں۔"

(مجمع الزوائد ومنبع الفرائد، حدیث نمبر: ۲۱۱۴، جلد: ۲، صفحہ: ۳۵، ناشر: مکتبۃ القدسی، القاہرۃ)

امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابوعمرو شیبانی سے روایت بیان کی کہ اُنہوں نے فرمایا:

"رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَحْصِبُ النِّسَاءَ يُخْرِجُهُنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ" (ترجمہ) "میں نے جمعہ کے دن حضرتِ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ کنکریاں مار مار کر عورتوں کو مسجد سے نکال رہے ہیں۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر: ۷۶۱۷، جلد: ۲، صفحہ: ۱۷۵، ناشر: مکتبۃ الرشد، ریاض)

لہٰذا اگر عورتوں کے جماعت میں شرکت کرنے میں کچھ بھی فضیلت ہوتی تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے ذی علم صحابی انہیں مسجد سے ہرگز نہیں نکالتے۔ شافعی مسلک کے مشہور امام تقي الدين ابوبکر بن محمد بن عبدالمومن بن حریز بن معلیٰ الحسيني الحصني الشافعي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفیٰ ۸۲۹ھ) نے اپنی کتاب میں بالکل صاف اور صریح الفاظ میں تحریر فرمایا:

"قلت يَنْبَغِي الْقطع فِي زَمَاننَا بِتَحْرِيم خُرُوج الشابات وَذَوَات الهيئات لِكَثْرَة الْفساد وَحَدِيث أم عَطِيَّة وَإِن دلّ على الْخُرُوج إِلَّا أَن الْمَعْنى الَّذِي كَانَ فِي خير الْقُرُون قد زَالَ وَالْمعْنَى أَنه كَانَ فِي الْمُسلمين قلَّة فَأذن رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم لَهُنَّ فِي الْخُرُوج ليحصل بِهن الْكَثْرَة وَلِهَذَا أذن للْحيض مَعَ أَن الصَّلَاة مفقودة فِي حقهن وتعليله بشهودهن الْخَيْر ودعوة الْمُسلمين لَا يُنَافِي مَا قُلْنَا وَأَيْضًا فَكَانَ الزَّمَان زمَان أَمن فَكُن لَا يبدين زينتهن

ويغضضن أبصارهن و كذا الرِّجال يغضون من ابصارهم، وَأما زَمَاننَا فخروجهن لأجل إبداء زينتهن وَلَا يغضضن أبصارهن وَلَا يغض الرِّجَال من أَبْصَارهم ومفاسد خروجهن مُحَققَة وَقد صَحَّ عَن عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا أَنَّهَا قَالَت (لَو رأى رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم مَا أحدث النِّسَاء لمنعهن الْمَسَاجِد كَمَا منعت نسَاء بني إِسْرَائِيل) فَهَذِهِ فَتْوَى أم الْمُؤمنِينَ فِي خير الْقُرُون فَكيف بزماننا هَذَا الْفَاسِد وَقد قَالَ بِمَنْع النِّسَاء من الْخُرُوج إِلَى الْمَسَاجِد خلق غير عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا مِنْهُم عُرْوَة بن الزبير رَضِي الله عَنهُ وَالْقَاسِم وَيحيى الْأنْصَارِيّ وَمَالك..... وَهَذَا فِي ذَلِك الزَّمَان وَأما فِي زَمَاننَا هَذَا فَلَا يتَوَقَّف أحد من الْمُسلمين فِي مَنعهنَّ إِلَّا غبي قَلِيل البضاعة فِي معرفَة أسرار الشَّرِيعَة قد تمسك بِظَاهِر دَلِيل حمل على ظَاهره دون فهم مَعْنَاهُ مَعَ إهماله فهم عَائِشَة رَضِي الله عَنْهَا وَمن نحا نَحْوهَا وَمَعَ إهمال الْآيَات الدَّالَّة على تَحْرِيم إِظْهَار الزِّينَة وعَلى وجوب غض الْبَصَر فَالصَّوَاب الْجَزْم بِالتَّحْرِيمِ وَالْفَتْوَى بِهِ وَالله أعلم۔"

(ترجمہ)" ہمارے اس زمانے میں فتنہ وفساد کی کثرت کی وجہ سے جوان عورتوں اور ہیئات والی عورتوں (یعنی جن کی طرف مردوں کو کچھ بھی رغبت ہوتی ہوا گرچہ بوڑھی ہوں) کے نماز کے لیے نکلنے کے حرام قرار دینے پر اتفاق کرنا واجب ہے۔اور حدیث امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اگرچہ نکلنے پر دلالت کرتی ہے مگر خیر القرون میں (عورتوں کے مردوں کی جماعت کی طرف) نکلنے میں جو حکمت تھی وہ ختم ہو چکی، اور وہ حکمت یہ تھی کہ مسلمان قلیل

تعداد میں تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو نکلنے کی اجازت دی تاکہ اُن کے ذریعے تعداد کی کثرت حاصل ہو، اسی لیے حیض والیوں کو بھی اجازت دی حالاں کہ اُن کے حق میں نماز نہیں ہے۔ اور عورتوں کے ذکر و مسلمانوں کی دُعا میں شرکت کو نکلنے کی علت بتانا اس کے خلاف نہیں جو ہم نے کہا۔ نیز وہ زمانہ امن کا زمانہ تھا، عورتیں اپنی زینت ظاہر ہونے نہ [illegible] تھیں [illegible] اپنی نگاہیں نیچی رکھتی تھیں، اسی طرح مرد بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھتے تھے۔ رہا ہمارا زمانہ! تو عورتوں کا گھروں سے نکلنا اپنی زینت کے اظہار کے لیے ہوتا ہے اور (عام طور پر یا اکثر) عورتیں اپنی نگاہیں نیچی نہیں رکھتیں اور (اسی طرح) مرد بھی اپنی نگاہیں نیچی نہیں رکھتے اور عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے کے مفاسد یقینی ہیں۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی وہ دیکھ لیتے جو کچھ (زیب و زینت کرنا) عورتوں نے شروع کیا ہے تو وہ بھی ضرور اُنہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔ ام المومنین کا یہ فتوی زمانۂ خیر القرون میں ہے تو اِس فساد والے زمانے میں حکم کی سختی کی کیا کیفیت ہوگی؟ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ ایک جماعت نے عورتوں کے مساجد جانے سے ممانعت کا قول کیا ہے جن میں حضرت عروہ بن زبیر، حضرت قاسم، حضرت یحییٰ انصاری، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔۔۔ یہ حال اُس زمانے کا ہے۔ رہا ہمارے زمانے میں (یعنی نویں صدی ہجری میں) تو کوئی بھی مسلمان عورتوں کو منع کرنے سے بعض نہیں رہے گا مگر کوئی ایسا ناسمجھ جس کے پاس اسرارِ شریعت کا علم بہت کم ہو، جس نے دلیل کے ظاہرِ مفہوم کو پکڑ

لیا اُس کا معنیٰ سمجھے بغیر اُسے اُس کے ظاہر پر محمول کیا باوجود حضرتِ عائشہ اور جنہوں نے اُن کی طرح کا قول کیا اُن کی سمجھ کو اپنی پس پشت ڈالنے کے، اور باوجود اُس کے اُن آیاتِ قرآنیہ کو پس پُشت ڈالنے کے جو زینت کے اظہار کے حرام ہونے پر اور نگاہوں کو نیچا رکھنے کے واجب پر دلالت کرتی ہیں، لہٰذا عورتوں کے جماعت میں شریک ہونے کو حرام قرار دینے پر اعتماد کرنا درست ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(کفایۃ الاخیار فی حلّ غایۃ الاختصار، فصل فی صلاۃ العیدین، صفحہ:۲۳۷، دار المنہاج، جدّۃ)

دسویں صدی ہجری کے مشہور محدث، مسلکِ شافعی کے خاتمۃ المحققین امام شہاب الدین احمد ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفیٰ ۹۷۴ھ) نے علامہ تقی الدین حسینی حصنی دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بالا عبارت کو اپنے فتوے مین نقل کر کے فرمایا:

"وَهَذَا حَاصِلُ مَذْهَبِنَا وَاحْذَرْ مِنْ إِنْكَارِ شَيْءٍ مِمَّا مَرَّ قَبْلَ التَّثَبُّتِ فِيهِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَنْ تَمَوَّهَ بِلِسَانِهِ وَتَفَوَّهَ بِمَا لَا خِبْرَةَ لَهُ بِهِ فَإِنَّ الْعِلْمَ أَمَانَةٌ وَاَللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَالْإِعَانَة"

(ترجمہ) "یہ ہمارے مذہب کا خُلاصہ ہے۔ اور یہ جو کچھ گزرا اُس کو سمجھے بوجھے بغیر اُس کے انکار سے پرہیز کر، اور اُن لوگوں سے دھوکہ مت کھا جنہوں نے اپنی زبان سے حقیقت کو چھپایا اور اور ایسی چیز میں دخل اندازی کی جس کی اُن کو کوئی خبر نہیں، اس لیے کہ بے شک علم امانت ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی توفیق واعانت کا مالک ہے۔"

(الفتاویٰ الفِقهِيَةُ الکُبریٰ، جلد:۱، صفحہ:۲۰۴، ناشر: دار صادر، بیروت)

بعض فقہا نے جو یہ لکھا کہ بوڑھی عورت اگر ایسی ہے کہ اُس کی طرف مردوں کو رغبت نہیں ہوتی تو اُس کے لیے مسجد میں جانا منع نہیں یہ اُس وقت ہے جب فتنے کا تحقق نہ ہو، مگر فی

زمانہ ہر قسم کی عورت پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے خواہ جوان ہو یا بوڑھی، اور خواہ اُس میں لوگوں کے لیے کچھ رغبت ہو یا نہ ہو۔ جیسا کہ مشہور شافعی فقیہ علامہ عبدالحمید شروانی داغستانی علیہ الرحمۃ نے تحفۃ المحتاج کے اپنے مشہور حاشیے میں نقل فرمایا:

"الفتویٰ الیوم علی المنع فی الکل"

(جلد: ۲، صفحہ: ۲۵۲، ناشر: داراحیاء التراث العربی، بیروت)

یعنی" آج ہر قسم کی عورتوں کے بارے میں ممانعت کا فتویٰ ہے۔" واللہ تعالیٰ اعلم۔

کَتَبَـــــــــــــــہُ:

الفقیر الی اللہ تعالیٰ محمد عاقب بن لیاقت

الاشعری عقیدۃً، الشافعی مذہباً، القادری مشرباً، الثقافی خریجاً

الامین العام للمعہد الدینی: دار المصطفی، کھوپولی، رائے گڑھ

kharbeqadiri@gmail.com

❖❖❖❖❖❖❖❖